Regd no P 61

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

چندہ شرح سالانہ
چھ ۶ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۱۱ | ۱۸ صلح ۱۳۴۱ ہش | ۱۱ شعبان ۱۳۸۱ھ | ۱۸ جنوری ۱۹۶۲ء | نمبر ۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جنوری (بوقت ۹ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ منظر ہے کہ

کل حضور کو کسی قدر ضعف کی تکلیف رہی رات نیند آگئی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے کل بھی بعد دوپہر حضور سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہٗ مورخہ ۱۱ جنوری کو مع اہل و عیال پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ سب خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

شری مرارجی ڈیسائی وزیر خزانہ حکومت ہند کی بٹالہ میں تشریف آوری

اور

جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی پیشکش

بٹالہ مورخہ ۱۰ آج شری مرارجی ڈیسائی وزیر خزانہ حکومت ہند دورہ پر بٹالہ تشریف لائے۔ اور آپ نے عیدگاہ کے میدان میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اصولوں اور کارناموں پر مفصل تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر منتظمین کی دعوت پر جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ اور جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ موجود تھے۔ جناب ڈیسائی صاحب کی سٹیج پر آمد کے موقعہ پر مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے جماعت کی طرف سے ان کی خدمت میں خوش آمدید کہا اور مندرجہ ذیل لٹریچر پیش کیا۔

(۱) سوانح و سیرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (Life of Mohamad) انگریزی (۲) سوانح و سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندی (حضرت محمد صاحب کا جیون چرتر)

(۳) خصوصیات قرآن (انگریزی)

(۴) پیغام صلح (انگریزی)

(۵) احمدیہ موومنٹ ان انڈیا (انگریزی)

(۶) اسلام دی نیڈ آف آور (Islam The need of Hour)

وزیر صاحب موصوف نے خوشی اور شکریہ سے یہ لٹریچر قبول فرمایا۔ اور اپنی تقریر سے پہلے ان سب کتب کو سرسری طور پر دیکھا۔ اور جلسہ کے اختتام پر یہ کتب اپنے ہمراہ لے گئے۔

اس موقعہ پر انیس بیس ہزار کے قریب مجمع تھا۔ جن میں علاقہ کے ممبران پارلیمنٹ اور اسمبلی اور دیگر معززین شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علاوہ وزیر صاحب موصوف کی خدمت میں لٹریچر پیش کرنے کے بعض دیگر چیدہ چیدہ اصحاب کو بھی لٹریچر دیا گیا اور زبانی تبلیغی گفتگو بھی کی گئی۔ (نامہ نگار)

گورپرب کے موقعہ پر قادیان میں احمدیہ جماعت کی طرف سے تقریر

قادیان مورخہ ۱۲ جنوری۔ آج مقامی گوردوارہ اکال گڑھ میں گورو گوبند سنگھ صاحب کے جنم دن کی تقریب بوقت آٹھ بجے شب ایک جلسہ تھا۔ جس میں جماعت کے احباب کو بھی شمولیت اور تقریر کے لئے مدعو کیا گیا چنانچہ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ کی معیت مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب اور دیگر احباب اس تقریب میں شامل ہوئے

گیانی عبد اللطیف صاحب نے آدھ گھنٹہ تک حاضرین کو شری گورو نانک صاحب کے روحانی پیغام کی تفصیل سنا کر محظوظ کیا۔ خاص طور پر آپ کی تعلیم وحدانیت۔ تلقین اتحاد و محبت اور ہمدردیٔ مخلوق کے متعلق کافی و شافی روشنی ڈالی۔ اور اس بات پر زور دیا کہ سکھ مذہب کا اصل پیغام وہ ہے جو گورو نانک صاحب بانی سکھ مذہب نے دیا اور دیگر گوروؤں کا بھی اصل پیغام وہی ہے۔ جو بانیٔ مذہب کا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے ملک میں امن و اتحاد اور شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔

اس موقعہ پر جناب سردار سرچن سنگھ صاحب باجوہ اور بعض دوسرے سکھ حضرات نے بھی تقاریر کیں۔ (نامہ نگار)

دعا کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ انچارج حیدر آباد دکن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم سیٹھ سید محمد عمر صاحب کاچی گوڑہ اور سید جہانگیر علی صاحب فلک نما حیدر آباد دکن بعض مقدمات کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ یہ دونوں دوست بہت مخلص اور جوشیلے احمدی نوجوان ہیں۔ اور حیدر آباد میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے جو تبلیغی کمیٹی بنائی گئی ہے اس میں ہر رنگ میں تعاون کر رہے ہیں۔ احباب جماعت ان مخلصین کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بزبان ہندی)

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکز قادیان کی طرف سے سیرت و سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بزبان ہندی شائع ہو گئی ہے اصل تصنیف جس سے ہندی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کے قلم مبارک سے اردو میں لکھی گئی ہے جس کا ترجمہ نہایت عرقریزی اور محنت سے ہندی میں کرایا گیا ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کو تفصیل کے ساتھ ایسے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل جواب بھی آ جائیں۔ نیز آنحضرت صلعم کے اخلاق حسنہ و مناقب جلیلہ کو اس خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ انک لعلی خلق عظیم کا عملی نمونہ قارئین کرام کی نظروں کے سامنے آ جاتا ہے۔

احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس کتاب کو غیر مسلم احباب میں خصوصیت سے اور مسلمان ہندی دان طبقہ میں بھی زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔ اور جن شہروں میں لائبریریاں ہوں وہاں بھی یہ کتاب رکھوائیں۔ تاکہ اس کی وسیع اشاعت سے ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ جو اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام کیخلاف ہندی جاننے والے دوستوں میں پائی جاتی ہیں اور اہل ملک کے دلوں میں اسلام اور رسول اکرم کے متعلق جذبہ محبت و عقیدت پیدا ہو۔

سیرت آنحضرت صلعم ہندی ۸×۲۲/۸ سائز کے ۲۴۰ صفحات پر مشتمل قیمت صرف چار روپے علاوہ محصولڈاک

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس بٹالہ میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

"پھر باپ ہو جہاں میں پیدا تو بھائی ہو"

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی

برادرم مکرم تنویر صاحب۔ السلام علیکم۔ دل درد مند ہے اور اپنی طبیعت بہت خراب رہی چھوٹے بھائی میرے رخصت ہو گئے۔ باوجود چاہنے کے ان کے لئے لکھ نہیں سکی۔ اب تک آنے جانے والوں سے ہمدردی کرنے والوں سے چھپ کر بیٹھا بھی نہیں جاتا۔ چند سطور جلد جلد لکھ کر ارسال ہیں آپ میرا خط پڑھ سکتے ہیں۔ خود دیکھ لیں کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ بہت جلدی میں لکھا ہے۔ فقط مبارکہ

۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء شنبہ صبح کے وقت میں جلسہ گاہ میں جانے کے لئے تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی کہ ایک عزیز نے یہ خبر سنادی کہ میرے پیارے چھوٹے بھائی آخری سانس لے رہے ہیں۔ یہ الفاظ ایک تیر تھا کہ سینہ سے پار ہو گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس طرح میں وہاں پہونچی جا کر دیکھا تو خدا تعالےٰ کا منشا پورا ہو چکا تھا مصنوعی سانس دلانے کی بریکار سی کوشش جاری تھی جسکو ایک حد تک جاری رکھ کر چھوڑ دیا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اسی وقت میں نے جھک کر پیشانی پر بوسہ دیا اور ان کے کان میں درد بھرے دل سے اپنے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین علیہا السلام کو اپنا سلام پہنچانے کی درخواست کی۔ اب تک دل نہیں مان رہا تھا خیال تھا کہ شاید ابھی سانس چلنے لگے گا۔ مگر یہ جھوٹی امیدیں بشریت اور محبت کا تقاضا ہوتی ہیں۔ انسان کمزور ہے میرے چھوٹے بھائی (حضرت مرزا شریف احمد مرحوم) ۲۲-۲۳ سال سے شدید درد دل وغیرہ سے علیل رہتے تھے۔ کئی کئی روز ان پر بڑے دکھ اور کرب کے گذرتے تھے۔ مگر اب تین ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا کہ تھرمباسس کا حملہ ہوا۔ ہاسپٹل میں بھی داخل رہے اس کے بعد تو دراصل وہ بہت سخت بیمار ہی رہے۔ ذرا سنبھلتے پھر دل پر اثر ہوتا اور حالت گر جاتی۔ خصوصاً وفات سے دو ماہ پہلے سے ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی پاؤں پر گھٹنوں پر ورم دل کی کمزوری سر میں چکر کئی بار چلتے چلتے گرے۔ اور چوٹیں بھی لگیں۔ جن کے تصور سے میرے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ گویا تمام جسم ہی ضرب خوردہ تھا "وہ عالی دماغ" "وہ جوہر قابل" "وہ نیر تاباں" افسوس کہ بیماریوں کے بادلوں میں اکثر چھپا رہا اور اس کی پوری روشنی سے اس کی قابلیت خداداد سے دنیا فائدہ نہیں اٹھا سکی۔

انہوں نے ظاہری تعلیم بہت التزام سے یا کالجوں وغیرہ میں حاصل نہیں کی تھی مگر حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کی طرح ان پر بھی خدا تعالےٰ کا خاص فضل اس صورت میں نازل ہوا تھا کہ ان کا علم وسیع تھا بہت ٹھوس تھا جو سمجھ میں نہیں آتا تھا کس وقت پڑھا اور کہاں پڑھا؟ مگر علم دین کے ہر پہلو پر عبور تھا۔ عربی ایسی اعلیٰ پڑھاتے تھے کہ چند دن میں پڑھنے والے کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے۔ رائے صائب ہوتی۔ مشورہ دیانتدارانہ ہوتا۔ علم تعبیر اللہ تعالےٰ نے ان کو خاص ودیعت فرمایا تھا۔ ایسی ایسی اعلیٰ تعبیر دیتے اور اتنی تفصیل سے خوابوں کے متعلق نکات بیان کرتے کہ طبیعت سیر ہو جاتی تھی۔ میں اپنے خواب ان کی یہ خصوصیت دیکھ کر ان کو ہی سنایا کرتی تھی ایک بار خیال ظاہر کیا کہ میرا دل چاہتا ہے ایک نیا تعبیر نامہ مرتب کروں جس میں نئی چیزوں اور خاص ہماری ملکی اشیاء کی بھی تعبیریں لکھی جائیں۔ مگر بیماریوں نے مہلت نہ دی افسوس مجھ سے صرف کچھ کم دو سال ہی بڑے تھے۔ ہم دونوں اور مبارک احمد زیادہ ساتھ کھیلے اور وہ تو ساتھ پڑھے بھی مگر باوجود ان کے ہمیشہ بہت محبانہ سلوک کے اور ان کے سادہ سادہ بے تکلف طریق کے ان کے علم و فضل ان کی انتہائی شرافت کی وجہ سے میرے دل میں ان کی عزت اور ادب بڑھتے ہی گئے۔ علمی پہلو کے علاوہ ایک نہایت شریف اسم بامسمّٰی نہایت صاف دل۔ غریب طبیعت دل کے بادشاہ عالی حوصلہ صابر متحمل مزاج وجود تھے۔ اس لئے نہیں کہ وہ میرے بھائی تھے بلکہ اس کو الگ رکھ کر کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے انکی بابت سوال کرے تو میں یہی کہوں گی اور وثوق سے کہوں گی کہ وہ ایک ہیرا تھا نایاب وہ سراپا شرافت تھا۔ ایک چاند تھا جو چھپا رہا اکثر اور چپکے چپکے چپکے چپکے رخصت ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ کی آغوشِ رحمت میں پہنچ گیا۔ ان کے دکھ درد آخر ختم ہو گئے۔ گو ہمارے دلوں میں بے شک ان کی یاد اور درد جدائی قائم رہے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو دین کی خدمت کی توفیق دے۔ اور انکو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

میری انکی عمر میں بہت کم فرق تھا۔ ہر وقت کا ساتھ اکٹھے کھیلنا کودنا اور چھوٹے بھائی بہت خوش خرم و شنگ بھی تھے بچپن میں مگر ہم کبھی نہیں لڑے۔ مجھے ایک بار بھی کبھی انہوں نے نہیں ستایا بلکہ ہمیشہ کہنا مان لیتے میرا ہی۔ شادی ہوئی تو دوہرا رشتہ ہوا میرے میاں کے داماد بنے اور کئی سال پھر بوزینب بیگم (بیگم حضرت مرزا شریف احمد) کی علالت کے سلسلہ میں ہمارے ہاں ٹھہرے اور اکٹھے ایک گھر میں رہے۔ دنیا میں جیسا کہ ہو ہی جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ ان بھائی کے ایام میں کسی وقت کوئی بدمزگی ہو جاتی۔

آپ سب دعاؤں پر زور دیں یہی اصل ہمدردی ہے مرحوم کے لئے اور ہم سب کے لئے خصوصاً حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام) اور حضرت منجھلے بھائی صاحب کی صحت کے لئے اب اور بھی زور سے توفیق ملے خاص۔ اللہ تعالےٰ سے چاہتے ہوئے دعائیں کریں۔

والسلام مبارکہ

(الفضل ۱۲/۱)

معارف القرآن

دنیوی ترقی کا میدان بہت تنگ ہے لیکن ایک میدان ایسا بھی ہے جہاں ہر انسان آگے بڑھنے کی تمنا کر سکتا ہے

اور وہ خدا رسیدہ بننے کا میدان ہے

جب کسی مومن کو تکلیف دی جاتی ہے تو خدائے واحد خود آسمان سے اُتر آتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

سورۃ الشعراء کی دو آیات کریمہ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ کی پُر معارف تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا:-

"رب العٰلمین کے الفاظ استعمال فرما کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ میں جس خدا پر ایمان رکھتا ہوں وہ

ایک زندہ اور طاقتور خدا

ہے۔ مگر تمہارے معبودوں میں تو جان ہی نہیں۔ انہوں نے کسی کی مدد کیا کرنی ہے؟ بے شک رب العٰلمین کے معنوں میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمارا خدا انسانوں کا بھی خدا ہے اور جانوروں کا بھی خدا ہے۔ اور کیڑوں مکوڑوں کا بھی خدا ہے اسی طرح وہ عربوں کا بھی خدا ہے اور ایرانیوں کا بھی خدا ہے۔ اور

ہندوستانیوں کا بھی خدا

ہے۔ لیکن رب العٰلمین میں جن جہانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ زمانہ کے لحاظ سے بھی ہو سکتے ہیں۔ پس اس کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں جس خدا کو پیش کرتا ہوں وہ ایک زندہ خدا ہے۔ وہ آدم کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ وہ نوح کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ اور وہ میرے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا ہے اور بعد میں آنے والوں کا بھی خدا ہوگا اور جو خدا آدم علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ اور جو نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا ہے اور بعد میں آنے والے لوگوں کا بھی خدا ہوگا صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک زندہ خدا ہے۔ اگر وہ زندہ خدا نہ ہوتا تو ہر زمانہ کے لوگوں کا کس طرح خدا ہو سکتا پس رب العٰلمین کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ میرا خدا ایک زندہ خدا ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ ویسا ہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جیسے پہلے لوگ فائدہ اُٹھاتے رہے ہیں۔ مگر تمہارے بُت نہ پہلے لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ تم اپنے سارے معبودوں کو میری تباہی کے لئے اکٹھا کر لو اور اُن کے آگے رو رو کر دعائیں کرو۔ پھر دیکھو کہ

میرا رب العٰلمین خدا جیتتا ہے

یا تمہارے بُت فتح حاصل کرتے ہیں۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا کہ جس طرح ایک چھوٹا بچہ جب اکیلا گلی میں سے گذر رہا ہوتا ہے اور گلی کے اوباش اور شریر لڑکے اس کو دق کرنے کے لئے اُس پر حملہ کرتے ہیں تو اُن کی آواز سُنکر اُس لڑکے کی ماں بے تاب ہو کر اپنے گھر سے باہر نکل آتی ہے۔ اسی طرح میرا رب العٰلمین خدا میرے ساتھ ہے۔ تم میری کتنی بھی مخالفت کرو اور مجھے کچلنے کے لئے خواہ انتہائی طاقت صرف کر دو

یہ کبھی نہیں ہو سکتا

کہ میرا خدا مجھے چھوڑ دے اور تمہارے بُت خدا لئے وا العلیہ غالب آجائیں۔ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ۔ دنیا کے بڑے بڑے مدبر۔ دنیا کے بڑے بڑے لیڈر انسانی امداد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اُن کی تکلیفوں کے وقت کچھ انسان آگے آتے ہیں جو بعض دفعہ کامیاب ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ناکام۔ مگر جب کسی مومن کو تکلیف دی جاتی ہے تو خدائے واحد خود آسمان سے اُتر آتا ہے۔ اور وہ لڑنے والوں کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک بہترین انعام ہے جو کسی قوم یا فرد کو حاصل ہو سکتا ہے یہی انعام ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا یہی انعام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی انعام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ اور یہی انعام ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ کہ ایک زندہ خدا اور طاقتور خدا اُن کے ساتھ تھا۔ اور جب بھی دشمن حملہ آور ہوتا تھا خدا آسمان سے اتر کر اُن کے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور وہ اُن کے لئے

بڑے بڑے نشانات

ظاہر کرتا تھا۔ اور اس کا یہ سلوک اتنی قیمتی چیز تھا کہ اگر جائز ہوتا تو انسان تمنا کرتا کہ لوگ میری اور بھی دشمنی کریں۔ تاکہ میرے خدا کی محبت میرے لئے اور زیادہ جوش مارے مگر اسلام نے ایسی خواہش سے منع کر دیا ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ (بخاری کتاب التمنی) اے مومنو! تم کبھی دشمن کے حملہ کی تمنا نہ کرو۔ آخر ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس فقرہ کے معنے کیا ہیں؟ کون ہے جو دشمن کے حملہ کی تمنا کیا کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں تک لڑائی کا تعلق ہے جہاں تک مرنے کا تعلق ہے۔ جہاں تک تکالیف کا تعلق ہے کوئی شخص بھی

دشمن کے حملہ کی تمنا

نہیں کر سکتا۔ مگر مسلمان ایسی حالت میں تھے کہ اُن کے دل اسی نکتہ کے ماتحت جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ بعض دفعہ خواہش کر سکتے تھے کہ کاش ہمارا دشمن ہم پر حملہ کرے تاکہ ہمارا خدا پھر ہماری مدد کے لئے ہمارے پاس آجائے۔ پس صرف یہی وجہ تھی جس کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! جب دشمن تم پر حملہ کرتا ہے تو خدا تمہارے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات تمہیں اتنی لذیذ معلوم ہوتی ہے اور تمہیں اس میں اتنا مزا آتا ہے کہ جب دشمن ہم پر پھر حملہ کرے تا ہمارا خدا پھر ہمارے پاس آجائے۔ مگر یہ خواہش جہاں تک عشق کا سوال ہے وہاں تک تو درست ہے۔ لیکن الٰہی حکمتوں اور منشاء کے خلاف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ادب کے لحاظ سے ایسی خواہشات مت کیا کرو۔ ہاں جب دشمن تم پر خود بخود حملہ کرے گا اور تمہارا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہوگا تو

یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا تعالےٰ تمہیں چھوڑ دے

کیونکہ خدا تعالےٰ کی یہ دائمی سنت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی بھی مدد کرتا ہے اور اُن لوگوں کی تائید کے لئے بھی اپنے نشانات دکھاتا ہے۔ جو اُن رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پس فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اسی سنت قدیم کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمہارے یہ سب بُت جن کے سامنے تم اپنی ناکیں رگڑتے ہو میرے دشمن ہیں۔ اگر اُن میں کوئی طاقت ہے تو میرے رب العٰلمین خدا کے مقابلہ میں جو ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے مجھے نقصان پہنچا کر دکھائیں۔ یقیناً تمہارے بُت ناکام رہیں گے۔ اور میرا رب العٰلمین خدا ہمیشہ میرا ساتھ دے گا۔

اسی طرح رب العٰلمین کے الفاظ میں یہ پیشگوئی بھی مخفی تھی کہ یہ دین آخر ایک عالمگیر صورت اختیار کرلے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا نبی مبعوث ہوگا جو ساری دنیا کی طرف ہوگا اور جس کی فیض رسانی کے دائرہ سے کوئی متنفس بھی باہر نہیں رہے گا۔

پھر فرماتے ہیں۔ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ۔ رب العٰلمین خدا وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اُس کے نتیجہ میں لازماً وہ تمام [illegible] اور راہ [illegible] سے بچاتے ہوئے

مجھے منزل مقصود پر پہنچا دیگی

اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ [illegible] پیدا کرے اور مقصد عظیم کے لئے کھڑا کرے اور پھر اپنی محبت کا ہاتھ کھینچ لے اور مجھے حوادث کا شکار ہونے دے۔ [illegible] فطرت [illegible] اس بات کا تقاضا کرتی [illegible] کہ کامیابی بھی اسی کی طرف سے [illegible] کیونکہ [illegible] معرض وجود میں آنے تک [illegible] محتاج ہے وہ ترقی کے دستانی اور روحانی بھی خود بخود حاصل نہیں کر سکتی۔ بلکہ اسکے لئے

بھی وہ اپنے خالق کی ہی محتاج ہوگی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے میں اگر کوئی مکان بناؤں تو جب تک میں اس میں دروازے نہ لگاؤں۔ جب تک میں اس میں کھڑکیاں نہ رکھوں۔ جب تک میں اس میں طاقچے اور روشندان نہ بناؤں اس وقت تک اس مکان میں نہ دروازہ لگ سکتا ہے نہ کھڑکی لگ سکتی ہے نہ طاقچہ اور روشندان بن سکتا ہے کیونکہ وہ میرا مکان ہے۔ اور میں نے ہی اُسے بنایا ہے۔ اسی طرح جب انسان کو رب العالمین خدا نے پیدا کیا ہے تو جب تک خدا ہی جب تک اس کی مادی اور روحانی

ترقی کے سامان

مہیا نہ کرے اُس وقت تک وہ جسمانی اور روحانی طور پر کیسے ترقی کر سکتا ہے ان الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جہاں اپنی قوم کو اپنے غلبہ اور ترقی کی خبر دی ہے۔ وہاں اپنے اس یقین محکم کا اظہار کیا ہے۔ کہ میرا خدا مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بےشک میرا چچا مجھے چھوڑ دے میرے بھائی مجھے چھوڑ دیں۔ میرے دوست مجھ سے الگ ہو جائیں میری قوم مجھ سے کنارہ کرلے پھر بھی رب العالمین خدا جس کے کنار عاطفت میں میں نے اپنی زندگی بسر کی ہے۔ اور جس کی گود میں میں نے اپنی زندگی بسر کی ہے۔ اور جس کی گود میں میں نے پرورش پائی ہے مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اور ہمیشہ مجھے عزت اور کامیابی اور غلبہ بخشے گا وہاں آپ نے اپنی قوم کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں

اپنی پیدائش کے مقصد پر غور

کرنا چاہیئے۔ اور اپنی زندگی کو رائیگاں نہیں کھونا چاہیئے۔ آخر اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ اسے کسی اور ہستی نے پیدا کیا ہے۔ مگر بہت کم لوگ ہیں جو اس بات پر غور کرتے ہیں کہ انہیں کیوں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ دنیا کی رعنائیوں اور دلچسپیوں میں کچھ ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ اُن کے دلوں میں اور اور سوالات تو پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ان کے دلوں میں اگر سوال پیدا نہیں ہوتا تو صرف یہی کہ

وہ کیوں پیدا کئے گئے ہیں

ہم نے دیکھا ہے۔ بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ ایسے جنگلوں میں جہاں کوئی آبادی نہیں ہوتی اور ایسے پہاڑوں میں انسان کا پہنچنا بہت مشکل ہوتا ہے اور شاذ و نادر ہی کوئی انسان وہاں پہنچ سکتا ہے نہایت دلکش اور خوبصورت پھول کیوں پیدا کئے گئے ہیں۔ پھر ہزاروں قسم کے کیڑے برسات کے موسم میں نکلتے ہیں اُن کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اسی طرح سمندروں میں جھینگر اور دوسرے بعض بدشکل سمندری جانور پیدا کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ پھر قسم قسم کی جڑی بوٹیوں کو اتنی کثرت سے کیوں اگایا گیا ہے۔ اور زمین پر رینگنے والے کیڑے سانپ اور کنکھجورا بچھو وغیرہ کیوں پیدا کئے گئے ہیں غرض سمندر اور زمین پر اور ہوا میں ہزارہا ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق انسان سوال کرتا ہے کہ وہ کیوں پیدا کی گئی ہیں۔ دشوار گذار پہاڑوں میں جہاں انسان بڑی مشکل سے پہنچتا ہے بعض اوقات نہایت خوبصورت پھولوں کا نظارہ انسان دیکھتا ہے۔ تو اس کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے مقام پر اس قسم کے خوبصورت پھول پیدا کرنے کی کیا غرض تھی۔ غرض اس قسم کے ہزاروں سوالات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی عقل کے مطابق ان

سوالات کے جواب

دینے کی کوشش کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ مثلاً زہریلے کیڑوں یعنی سانپ وغیرہ کے زہروں سے اب بہت سی دوائیں تیار ہو رہی ہیں جو نہایت سریع التاثیر ثابت ہوئی ہیں یا یہ کہ دشوار گذار مقامات پر خوش کن نظارے اس لئے بنائے گئے ہیں کہ جو لوگ تکلیف، مشقت اور محنت برداشت کر سکیں وہی ان نظاروں کو دیکھیں۔ ان سوالات اور جوابات سے پتہ لگتا ہے کہ انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے پیدا ہونے کی کوئی وجہ اور غرض ہونی چاہیئے۔ مگر انسان کو کبھی یہ بھی خیال آیا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کیوں پیدا کیا ہے۔ اور میرے پیدا کرنے کی غرض و غایت کیا ہے۔ وہ ادنیٰ چیزوں کے پیدا کرنے کی غرض و غایت معلوم کرنے کا بہت شوق رکھتا ہے۔ لیکن اس کے دل میں یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ

میں کیوں پیدا کیا گیا

اور میں اس غرض کو پورا بھی کر رہا ہوں یا نہیں۔ اور اگر میں پیدا نہ کیا جاتا اور اگر میرا وجود نہ ہوتا تو دنیا کو کیا نقصان ہوتا دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں جن کی زندگی ہوائی نہ جوئی جیسا ہوتی ہے۔ کیونکہ انہیں نہ اپنی زندگی کی غرض و غایت کا علم ہوتا ہے اور نہ وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر تمام لوگ اس سوال پر غور کریں تو ان میں سستی اور غفلت اور کام کو ادھورا چھوڑنے کی عادت نہ رہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں سے کام لے کر اپنی روحانی ترقی کے لئے کوشش کریں۔ اور غور کر کے دیکھ لیجئے کہ کیا لوگ ہر ایک ترقی میں اور بھی تو پہنچ سکتے ہیں

نہ ساری کی دنیا سٹیٹ بن سکتی ہے اور نہ ساری دنیا نپولین بن سکتی ہے اور نہ ساری کی دنیا تیمور بن سکتی ہے۔ کیونکہ دنیوی ترقی کا میدان بہت تنگ ہے لیکن ایک میدان ایسا بھی ہے جہاں ہر انسان اپنے آپ کو نمایاں کر سکتا ہے۔ اور جتنا بھی چاہے ترقی کر سکتا ہے اور کسی کو نقصان پہنچائے بغیر کسی کا راستہ روکے بغیر ترقی کر سکتا ہے اور وہ خدا رسیدہ بننے کا میدان ہے۔ اس میں کسی کے بڑھنے سے کسی دوسرے کا نقصان نہیں اور پھر ہر پیشہ اور ہر درجہ کا انسان خدا رسیدہ بن سکتا ہے اور ایک بادشاہ اور اس کا بیٹا بھی خدا رسیدہ انسان بن سکتا ہے اور ایک فقیر بے نوا بھی خدا رسیدہ انسان بن سکتا ہے اور ایک نائی اور دھوبی بھی خدا رسیدہ انسان بن سکتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک اقلیم میں دو بادشاہ نہیں ہو سکتے۔ مگر اولیاء اللہ کا مقام وہ ہے کہ اقلیم تو کیا ایک گھر میں بلکہ ایک گھر تو کیا ایک کمرہ میں بھی دس اولیاء اللہ رہ سکتے ہیں۔ اور اس میں کسی کا نقصان نہیں بلکہ

خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے

اتنے وسیع ہیں کہ ان میں کبھی تنگی پیدا نہیں ہو سکتی جس طرح سمندر میں سے چڑیا چونچ بھر کر پانی لے جائے تو اس سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آتی اسی طرح اللہ تعالےٰ سے تعلق کا حال ہے یہ اتنا وسیع خزانہ ہے کہ جس میں کمی کا کوئی امکان نہیں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی اتنی محبت حاصل ہوئی کہ جس کی مثال باقی انبیاء میں نہیں ملتی مگر باوجود خدا تعالےٰ کے پاس ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کو دینے کیلئے بھی محبت موجود تھی اور تمام صحابہؓ نے بھی اپنے ظرف کے مطابق اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل کی۔ پس ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ ہماری پیدائش کی غرض کیا ہے

پیدائش کی اصل غرض

جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کا پیارا بن جائے۔ جب وہ یہ مقام حاصل کر لیتا ہے تو دنیا سے خواہ مٹ جائے خدا تعالےٰ کے رجسٹر سے اس کا نام کبھی نہیں مٹ سکتا۔ وہ گودڑی میں پڑا ہوا بھی خدا کا مقرب بن سکتا ہے اور اتنا بڑا بن سکتا ہے کہ دنیا کی بادشاہیاں اُس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اسی بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور انہیں نصیحت کی ہے کہ اپنی پیدائش کے مقصد پر غور کرو

مدرسہ احمدیہ میں طالب علموں کی ضرورت

اور

صاحب استطاعت احباب سے مالی امداد کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرکز سلسلہ میں "مدرسہ احمدیہ" کے نام سے دینی درسگاہ کا اجراء فرمایا تھا۔ کم و بیش نصف صدی سے اس درسگاہ کے فارغ التحصیل طلباء نے قابل قدر دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اندرون ملک میں مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس نیک کام کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر سال اس مدرسہ میں طلباء معقول تعداد میں داخل ہوں۔ جو چند سال مرکز میں قیام کر کے دینی علوم سے واقفیت حاصل کریں اور پھر ملک کے اکناف میں فریضہ تبلیغ سرانجام دیں۔

مدرسہ ہذا میں مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ جملہ امراء و صدر صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر و تعارف میں اس قابلیت کے ہونہار طلباء اور اُن کے والدین یا سرپرستوں کو تحریک کریں کہ وہ اپنے ایسے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ تعلیمی سال عنقریب ختم ہونے والا ہے مناسب ہے کہ ایسے بچوں کے متعلق پہلے ہی سے اطلاع مل جائے تا نئے سال کے آغاز میں مدرسہ کی پہلی جماعت میں انہیں آسانی سے داخلہ مل سکے اور مستحق طلباء صدر انجمن احمدیہ کے مقررہ وظائف سے بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

نیز جماعت کے ذی ثروت احباب کو اس کار خیر میں مالی امداد کی بھی تحریک کرتا ہوں۔ نظارت ہذا کی طرف سے اس قسم کی تحریک پہلے بھی کی گئی جس پر ایک مخلص دوست نے مالی امداد کا وعدہ فرمایا ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے دوسرے دوست بھی اس میں حصہ لیں آجکل ایک طالب علم کا ماہوار خرچ کم و بیش پینتیس ۳۵ روپیہ ماہوار ہے جو صاحب دوست اس سے کم و بیش رقم بھی بطور امداد دے کر تعاونوا علی البر والتقویٰ کے ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ایڈیشنل ناظر تعلیم و تربیت قادیان

عزیز میاں شریف احمد صاحب مرحوم

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیز میاں شریف احمد صاحب کے متعلق مرحوم کا لفظ لکھتے ہوئے (حالانکہ یہ ایک حقیقت بھی ہے اور دعائیہ کلمہ بھی) دل کو ایک بجلی کا سا دھکا لگتا ہے۔ اور طبیعت اس حقیقت کو فوری طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ مگر حقیقت پھر بھی حقیقت ہے اور یہ ایک جگر پاش واقعہ ہے کہ ہم پانچ بھائی بہنوں کی زنجیر میں سے وسطی کڑی جس کے ایک طرف دو بھائی رہ گئے ہیں اور دوسری طرف دو بہنیں ہیں اپنی زنجیر سے کٹ کر عالم ارواح میں پہنچ چکی ہے۔ فانا للّٰہ و انا الیہ راجعون وکل من علیھا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

عزیز میاں شریف احمد صاحب نے بڑی لمبی بیماری کاٹی اور اسے غیر معمولی صبر و شکر اور ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ گذشتہ بیس اکیس سال کے طویل عرصہ میں ان پر کئی ایسے موقعے آئے جبکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بس اب زندگی کا خاتمہ ہے لیکن ہر دفعہ خدائی رحمت کا ہاتھ انہیں گویا بازو سے پکڑ کر موت کے منہ میں سے باہر کھینچ لیتا رہا اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بار بار پورا ہوا کہ :-

عمرہ اللّٰہ علٰی خلاف التوقع

"یعنی خدا تعالیٰ اسے توقع (یعنی ظاہری حالات) کے خلاف عمر دے گا"

یہ ایک حقیقت ہے کہ میاں شریف احمد صاحب پر گذشتہ بیس بائیس سال میں بار بار بیماری نے ایسے حملے کئے کہ کئی دفعہ بظاہر مایوسی کی حالت نظر آنے لگتی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ انہیں توقع کے خلاف بچاتا اور عمر دیتا گیا حتیٰ کہ مقدر وقت آ گیا جس سے کوئی ابن آدم بچ نہیں سکتا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس الہام میں جو اوپر درج کیا گیا ہے "لمبی عمر" کا کوئی ذکر نہیں ہے (گو بہر حال ساڑھے چھیاسٹھ سال کی عمر بھی کوئی چھوٹی عمر نہیں) بلکہ صرف "توقع کے خلاف" عمر پانے کا ذکر ہے اور یہ عمر عزیز میاں شریف احمد صاحب نے پائی بلکہ بار بار پائی۔ خدا کے کلام میں اکثر کچھ نہ کچھ اخفاء کا پردہ ہوا کرتا ہے۔ اس پردے کے ماتحت بے شک بعض لوگ بظاہر یہی سمجھتے رہے کہ میاں شریف احمد صاحب کو لمبی عمر ملے گی مگر اصل خدائی وحی میں "لمبی عمر پانے" کا کوئی ذکر نہیں تھا بلکہ صرف "توقع کے خلاف" عمر پانے کا ذکر تھا۔ اور یہ خدائی پیشگوئی ایسے عجیب و غریب رنگ میں پوری ہوتی ہے کہ اب جب حقیقت کھل چکی ہے ان الفاظ پر غور کرنے سے ایک خاص قسم کا روحانی سرور حاصل ہوتا ہے اور دل اس ایمان سے بھر جاتا ہے کہ خدا حق ہے اور خدا کا کلام حق ہے اور حضرت مسیح موعودؑ خدا کے سچے مامور و مرسل ہیں۔ اللّٰھم صل علیہ وعلٰی مطاعہ محمد وبارک وسلم۔

عزیز میاں شریف احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی۔ یہ مشابہت جسمانی نوعیت کے لحاظ سے بھی تھی اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تھی۔ جسمانی لحاظ سے تو ان کا نقشہ اور خدوخال اور رنگ ڈھنگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دوسرے بھائیوں کی نسبت زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور اس مشابہت کو ہر غور کی نظر سے دیکھنے والا انسان محسوس کرتا اور پہچانتا تھا۔ چنانچہ ان کے جنازے کے وقت مجھ سے بعض دوستوں نے از خود بیان کیا کہ ان کا حلیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت ملتا ہے اور یہ مشابہت وفات میں اور بھی زیادہ نمایاں ہو گئی تھی۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی ہمارے مرحوم بھائی کو بعض لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص مشابہت حاصل تھی۔ مثلاً اہم امور پر فیصلہ کرتے ہوئے یا مشورہ دیتے ہوئے ان کی رائے بہت متوازن اور صائب ہوتی تھی۔ وہ نہ تو اپنے ایک بھائی کی طرح زبردست جلالی شان رکھتے تھے (گو یہ جلال بھی ایک خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے) اور نہ ان میں دوسرے بھائی کی طرح نرمی اور فروتنی کا ایسا غلبہ تھا جو بعض لوگوں کی نظر میں کمزوری کا موجب سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح ان کے مزاج میں ایک لطیف قسم کا توازن پایا جاتا تھا۔ عفو و شفقت کے موقعہ پر وہ پانی کی طرح نرم ہوتے تھے۔ جو ہر چیز کو رستہ دیتا چلا جاتا ہے۔ مگر سزا اور عقوبت کے جائز مواقع میں وہ ایک چٹان کی طرح مستحکم تھے جسے کوئی جذبہ یا کوئی خیال اپنی جگہ سے متزلزل نہیں کر سکتا تھا۔ اور طبیعت میں انتہائی سادگی اور غریب نوازی تھی۔ کیا عجب کہ ان کی اسی جسمانی اور اخلاقی مشابہت کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں اشارہ ہو کہ :-

"اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"

انہوں نے بہر حال ظاہری اور انتظامی رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کی فوری جانشینی حاصل نہیں کی تو پھر لامحالہ استعارہ کے رنگ میں اس الہام کی یہی تشریح سمجھی جا سکتی ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔

عزیز میاں شریف احمد صاحب ایک دفعہ جماعت احمدیہ کے نظام میں قاضی بھی مقرر ہوئے تھے اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب حال جج ہائی کورٹ ان کے ساتھ کے قاضی تھے۔ شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے اس دوران میں میاں شریف احمد صاحب کو بہت پختہ اور صائب الرائے پایا جو بہت جلد حقیقت کو پا کر بڑی مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم ہو جاتے تھے۔ اور ناواجب نرمی اور ناواجب سختی سے کلی طور پر بچ کر رہتے تھے اور انصاف کے ترازو کو پوری طرح قائم رکھتے تھے۔ اس طرح ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مکاشفہ بھی پورا ہوا کہ :-

"اس نے قاضی بننا ہے"

میاں شریف احمد صاحب کی زندگی میں عسر و یسر کے متعدد دور آئے اور ہر دور میں انہوں نے اپنا شاہانہ مزاج قائم رکھا۔ وہ دل کے درویش تھے مگر مزاج کے بادشاہ تھے۔ یسر کی حالت کا تو کیا کہنا ہے عسر میں بھی وہ اپنے شاہانہ مزاج کو قائم رکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کو تنگی کے ایام میں بھی روکتے نہیں تھے۔ اور غرباء کی مدد میں بھی بڑی فیاضی سے حصہ لیتے تھے۔ بعض دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے رستہ چلتے ہوئے کسی غریب کو پاس سے گزرتے دیکھا تو جھٹ جیب میں سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لینے والا حیرانی میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں ملتا رہا۔ اور یہ درویش بادشاہ خاموشی سے آگے نکل گیا۔ اپنے خرچ پر کنٹرول نہ رکھنے کی وجہ سے وہ بسا اوقات قرض میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ مگر ان کی شاہ خرچی کے انداز میں کبھی فرق نہیں آیا۔ ساری عمر اسی شاہانہ ڈگر پر قائم رہے۔ غالباً ان کی ولادت کے موقعہ پر خدائی فرشتوں نے آسمان پر ان کی آئندہ زندگی کا نظارہ دیکھ کر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کانوں میں یہ خدائی الفاظ پہنچائے ہوں گے کہ :-

"وہ بادشاہ آیا ہے"

دراصل یہ چاروں الہام جو اوپر درج کئے گئے ہیں عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی ذاتی زندگی اور ذاتی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نازل ہوئے تھے گو تعجب نہیں کہ آگے چل کر ان کی نسل میں ان مکاشفات کے بعض ظاہری پہلو بھی رونما ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی بات خدا کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہے۔ وہ بعض اوقات اس کی بجائے اس کی اولاد یا نسل میں پوری ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیکھیں مگر آپؐ ان کنجیوں کے ملنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ اور یہ کنجیاں آپ کے خلفاء اور روحانی فرزندوں کے ہاتھ میں آئیں۔ یا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابوجہل کے ہاتھ میں جنت کے انگوروں کا خوشہ دیکھا مگر ابوجہل کفر کی حالت میں ہی مرگیا۔ اور یہ بشارت اس کے لڑکے حضرت عکرمہ میں پوری ہوئی۔ یا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مکہ فتح ہوا ہے اور حضور نے مکہ کا انتظام اسید کے سپرد کیا ہے۔ مگر اسید آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا اور آپ نے مکہ فتح ہونے پر اس کے بیٹے عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم مقرر کیا۔ یہ قدرت خداوندی کے عجائبات ہیں جن سے روحانی دنیا معمور نظر آتی ہے۔ اور خدا اپنے مصالح کو بہتر سمجھتا ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درثمین والے "پنج تن" کی درمیانی کڑی درمیان میں سے کٹ کر آسمان کی طرف پرواز کر گئی۔ اور ہم بہن بھائی پانچ میں سے چار رہ گئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ فوت ہونے والے بھائی کو خدا تعالیٰ اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی بیگم اور اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا وارث بنائے۔ اور ہم جو اب چار بہن بھائی باقی رہ گئے ہیں ہمیں جب تک ہماری مقدر زندگی ہے اپنی رضا کے ماتحت اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے اور ہمارا انجام اس کے عفو اور رحمت اور شفقت کے قدموں کے نیچے ہو اور ہماری اولاد قیامت تک نیکی اور تقویٰ اور خدمت کے مقام پر قائم رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارتوں سے حصہ پائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

بالآخر میں ان بے شمار بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس صدمہ میں اپنے خطوط اور تاروں کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کر کے اپنی محبت اور وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا مگر ایک مخلص دوست کی محبت دوسرے کے دل کے لئے مرہم کا کام دے کر تسکین کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور میں ان سب دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر ہمارے لئے روحانی تسکین کا سامان مہیا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء وکان اللہ معھم ومعنا۔

خاکسار اسلام اور احمدیت کا ادنیٰ خادم

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۵ر جنوری ۱۹۶۲ء

عراق میں اساتذہ کی ضرورت

ایم۔اے اور بی۔اے پاس نوجوان توجہ فرماویں

اطلاع ملی ہے کہ جمہوریہ عراق میں ایم۔اے اور بی۔اے پاس اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جنہیں وہاں انگریزی زبان میں تعلیم دینا ہوگی۔ مولوی فاضل، ایم۔اے اور بی۔اے پاس زیادہ موزوں رہیں گے۔ لڑکوں کے علاوہ لڑکیوں کی بھی وہاں ضرورت ہے۔ لہٰذا احباب جماعت میں سے جو احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے کوائف سے اطلاع دیں۔ تنخواہ معقول ملے گی۔ دیگر معلومات بذریعہ خط و کتابت بہم پہنچا دی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہند کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ہر ماہ مالی کارگذاری کی رپورٹ نظارت بیت المال میں بھجوایا کریں۔ تاکہ اُن کی سرگرمیوں کا علم مرکز میں ہوتا رہے۔ اور اگر کوئی مزید ہدایت جاری کرنے والی ہو تو کی جاسکے۔ اس غرض کے لئے جملہ جماعتہائے احمدیہ کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں چھپے ہوئے فارم شروع سال میں ہی روانہ کئے جا چکے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو نہ ملے ہوں تو وہ دوبارہ منگوا سکتے ہیں۔

نیز جہاں جہاں پر ہمارے مبلغین صاحبان متعین ہیں وہاں اُن سے تعاون حاصل کیا جائے۔ تو زیادہ بہتر رنگ میں کام ہو سکتا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک قابل اور صالح نوجوان کی وفات

بحذہ زیر اشاعت لاہور میں ایک نہایت قابل اور صالح نوجوان کی وفات کی رنجدہ خبر موصول ہوئی مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی جو محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے فرزند اکبر تھے۔ مورخہ ۹ر جنوری ۶۲ء کو ۴ بجے صبح ۴۳ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز شام کو مرحوم کا جنازہ بذریعہ ٹرک لاہور سے ربوہ پہنچایا گیا۔ نماز عشاء کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور کثیر تعداد میں احباب ربوہ اس میں شریک ہوئے۔ اور نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل اور بڑے ہی قابل نوجوان تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان خاص امتیاز سے پاس کیا۔ اور اپنے ذاتی شوق اور شغف کی بناء پر اردو ادب اور دینی علوم میں خاص دسترس حاصل کی تھی۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک روزنامہ الفضل اور روزنامہ المصلح کے ادارہ تحریر میں شامل رہے۔ اس کے بعد اسلامی تاریخ کی عربی کتب کے تراجم کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ چند ہی سال کے اندر اندر اس میدان میں وہ شہرت حاصل کی کہ بہتوں سے آگے نکل گئے۔

عربی سے اردو ترجمہ کرنے میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ بڑے بڑے نقادوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اس چھوٹی سی عمر میں نصف صد کے قریب عربی کتب کے تراجم کئے جو نامور اشاعتی اداروں کی طرف سے شائع ہوئے اور آپ کی شہرت کا باعث بنے۔

مرحوم بہت نیک سادہ مزاج بے نفس، صابر و شاکر اور کمال درجہ محنت کرنے والے انسان تھے صاحب فن اور صاحب کمال ہونے کے باوجود طبیعت اس قدر سادہ پائی کہ عاجزی و انکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک بلند پایہ ادیب صحافی، مضمون نگار، مترجم اور مؤلف ہونے کے باوجود سدا اپنے آپ کو ہیچمدان ہی تصور کیا اور خود اپنے آپ کو کبھی کسی بڑائی یا عزت و توقیر کا مستحق نہ گردانا بہت ہی مخلص اور فدائی قسم کے نوجوان تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نہایت ہی سرگرم اور مستعد رکن اور عہدیدار کی حیثیت سے ان کی خدمات کا ریکارڈ تو خاص طور پر بہت شاندار ہے۔

سلسلہ کے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں بے شمار مضامین لکھ کر قلمی خدمت کا حق ادا کیا۔ اخبار بدر کے لئے جب بھی انہیں کسی مضمون لکھنے کی تحریک کی تو بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اور بڑی محنت اور مستعدی سے بر وقت مضمون لکھ کر بھیجا۔ الغرض بہت سی خوبیوں اور اوصاف کے مالک تھے اور اسی لئے اپنے حلقۂ احباب میں خاص طور پر بہت ہر دلعزیز واقع ہوئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرحوم کو گزشتہ ایک سال سے سانس کی تکلیف تھی۔ کچھ عرصہ سے تکلیف زیادہ ہو گئی تھی اسی لئے امسال شدید خواہش کے باوجود جلسہ سالانہ میں بھی شامل نہ ہو سکے۔ ۷ر جنوری ۶۲ء کو سانس کا شدید دورہ ہوا۔ میو ہسپتال میں بھی داخل کرائے گئے۔ باوجود علاج معالجے کے جانبر نہ ہو سکے اور ۹ر جنوری کو صبح سوا چار بجے داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی شادی دو سال قبل منشی حبیب اللہ صاحب بریلوی مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ افسوس کہ مرحوم کے کوئی اولاد نہ تھی۔

ادارہ بدر محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی خدمت میں ان کے لائق اور قابل فخر جواں سال فرزند کی المناک وفات پر نیز مرحوم کی بیوہ اور جملہ افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے جو پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قادیان کے جلسہ سالانہ پر

قادیان میں جماعت احمدیہ کے سترویں سالانہ جلسہ پر بھارت کے مختلف علاقہ جات سے جلسہ میں شمولیت کی خاطر تشریف لانے والے احباب میں اڑیسہ کے احباب بھی خاص تعداد میں تشریف لائے تھے افسوس کہ رپورٹ میں اس امر کا سہواً ذکر نہ ہو سکا۔ (ادارہ بدر)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہار تعزیت

جماعت احمدیہ شموگہ (میسور)

بذریعہ اخبار بدر مجریہ ۲۸/۱۲/۶۱ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی غیر متوقع المناک وفات کا علم ہوا۔ جماعت احمدیہ شیموگہ (میسور اسٹیٹ) نے ایک غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی:۔

جماعت احمدیہ شیموگہ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضؓ فرزند اصغر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی غیر متوقع المناک خبر پڑھکر بے حد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت احمدیہ شیموگہ اس عظیم قومی نقصان پر اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود متعنا اللہ بطول حیاتہ سے اور حضورؓ کے توسط سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات ہر آن بلند فرماتا رہے۔ اور انکی پاک روح کو اپنے مقدس والدین علیہما الصلوٰۃ والسلام اور اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے۔ آمین یارب العالمین۔ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کو اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل عطا کرے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خادم سید مدار
وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیموگہ

بمبئی میں جلسہ تعزیت

بمبئی میں ہفت روزہ بدر مورخہ ۲۸ دسمبر کے ذریعہ ۲ جنوری کو حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا۔ مگر احباب جماعت کے دور دور رہنے کے باعث جمعہ سے پہلے تمام افراد جماعت کو یہ خبر نہیں سنائی جا سکی۔ بعض نے حزن و ملال کے ساتھ یہ خبر سنی۔ نماز جمعہ کے بعد غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اس کے بعد متفقہ طور پر تمام احباب جماعت نے فیصلہ کیا کہ اتوار کی شام کو ایک جلسہ تعزیت منعقد کیا جائے۔

چنانچہ بروز اتوار مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے کی صدارت میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد میرے دونوں لڑکوں عزیزم محمود احمد اور داؤد احمد نے الفضل کا ورق پڑھ کر سنایا جس میں حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات، نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین کے حالات درج ہیں۔

پھر مکرم منشی ظفر الاسلام و مکرم شبیر محمد خاں اور قاری انوار الحق صاحب نے بالترتیب حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد میں نے صدر جلسہ کی اجازت سے ایک تعزیتی تجویز پیش کی جسے تمام سامعین نے متفقہ طور پر منظور کر کے فیصلہ کیا کہ اس کی نقول اولاد حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت میاں بشیر احمد مدظلہ العالی، حضرت میاں وسیم احمد مدظلہٗ اور ادارہ الفضل و بدر کو بھیجدی جائیں۔ وہ تجویز یہ ہے:۔

تجویز تعزیت

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کی اشاعت سے پنجتن پاک کے ایک رکن عظیم حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی۔ جماعت احمدیہ بمبئی کو اس روح فرسا خبر سے جو عظیم صدمہ ہوا اس کا اظہار اولاد حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی خدمت میں ضروری سمجھتی ہے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ بمبئی کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سانحۂ ارتحال پر مذکورہ بالا بزرگان سلسلہ اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اظہار غم و افسوس کرتا ہے۔ ہم لوگ صدق دل سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک عظیم نعمت سے محروم ہو گئی۔ اس پر ہمارا سوگوار ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اب ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔ انجمن بہشتی مقبرہ کو آپ کے دم سے رونق بخشے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً خاندان حضرت میاں شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

اس جلسۂ تعزیت میں احباب جماعت کے علاوہ چند معزز غیر احمدی حضرات بھی جو یمن۔ بوہرہ اور اہلسنت سے تعلق رکھتے ہیں شریک ہوئے۔

خاکسار مسیح اللہ
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

جماعت احمدیہ موسٰی بنی مائینز

مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۲ء کو حضرت صاحبزادہ میاں احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر سنتے ہی افراد جماعت موسٰی بنی مائینز میں غم و الم کی لہر دوڑ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد دیگرے نصف گھنٹہ کے اندر اندر جامع مسجد احمدیہ موسٰی بنی مائینز میں تمام احباب جمع ہو گئے۔ خاکسار نے ایک کثیر تعداد کی معیت میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور انتہائی درد و کرب کے ساتھ دعا کی گئی۔ کہ مولیٰ کریم حضرت میاں صاحب رضؓ کو اپنے قرب خاص سے نوازتے ہوئے جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے۔ جہاں آپ کو سیدنا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ظل محمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی معیت حاصل ہو۔ (آمین اللّٰھم آمین)

اس موقعہ پر ہم تمام اراکین جماعت احمدیہ موسٰی بنی مائینز اس عظیم غم اور صدمہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ، حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مرحوم و مغفور حضرت میاں شریف احمد صاحب رضؓ کی بیگم صاحبہ محترمہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مع پسماندگان و سوگوار ان اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ نیز ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے درد دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین (ثم آمین)

خاکسار سید محمد موسےٰ مبلغ سلسلہ مقیم موسٰی بنی مائینز۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

بتاریخ ۲ر جنوری ۱۹۶۱ء بعد نماز ظہر جامع مسجد احمدیہ کو سپنجی زیر صدارت حضرت مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے تمام افراد شریک ہوئے

صاحب صدر کے ارشاد کے ماتحت خاکسار نے اخبار بدر مجریہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا اندوہناک سانحہ ارتحال پڑھ کر سنایا۔ ساتھ ہی آپ کی ذات ستودہ صفات کے اوصاف حمیدہ جو چشم دید تھے وہ احباب کے سامنے رکھے۔ بعد ازاں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح محترم مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ اڑلیسہ نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی ولادت اور کتاب انوار الاسلام میں آپ کی پیدائش کے متعلق بشارت کی احسن پیرایہ میں تشریح فرمائی۔ ان تقریروں کے بعد جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی طرف سے مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پڑھ کر سنائی گئی۔ جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

یکم جنوری ۱۹۶۲ء شام کے قریب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے انتقال پُر ملال کی خبر اخبار بدر سے معلوم ہوئی غم کی ایک لہر آناً فاناً ساری جماعت میں پھیل گئی۔ بچے، بوڑھے، عورتیں، مرد سب ہی اس غم سے مغموم ہیں۔ ایک بہت بڑی قابل قدر ہستی جس سے بہت ساری اُمیدیں وابستہ تھیں کہ ایک لمبی مدت تک اُن کے فیض سے فیضیاب ہو سکیں گے لیکن ؎

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور بہشت بریں میں اعلیٰ مقام بخشے۔

اُن کے پسماندگان اور سب اولاد کا حامی و حافظ ہو۔ آمین۔

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ
نزیل سونگھڑہ

جماعت احمدیہ یادگیر (دکن)

۱۴؍۱۳ر دسمبر ۱۹۶۱ء کے اخبار بدر سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی افسوسناک خبر کا علم ہوا۔ جس پر جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے حسب ذیل قرار داد تعزیت پاس کی گئی

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نہایت المناک سانحہ ارتحال پر جملہ افراد جماعت احمدیہ یادگیر اپنے دلی رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا مبارک وجود اسلام اور احمدیت کے لئے ایک خاص تقدس کا حامل تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے گذشتہ نصف صدی کے قریب سلسلہ احمدیہ کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ آپ کے مقام کو نمایاں کرتی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ دے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد مقدس اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صبر جمیل سے اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اللّٰھم آمین۔

یکم جنوری ۱۹۶۲ء بعد نماز مغرب حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا نماز جنازہ غائب بھی پڑھا گیا۔

محمد عبد الحی
امیر جماعت احمدیہ یادگیر

دار السلام (مشرقی افریقہ)

جماعت احمدیہ دار السلام ٹانگانیکا کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۲۷؍۱۲؍۶۱ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد سلام میں زیر صدارت مولوی محمد منور صاحب امیر و انچارج مشرقی ٹانگانیکا منعقد ہوا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت کے متعلق صاحب صدر مکرم فضل کریم صاحب لون پریذیڈنٹ جماعت دار السلام نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

جماعت احمدیہ دار السلام کے جملہ ممبران مرحوم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات میں بالخصوص اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد و جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بالعموم اپنے دلی رنج و غم کے جذبات پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ اہل و عیال کا خود نگہبان و محافظ ہو۔ اور ان کو توفیق دے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد ماجد کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا متولی متکفل بنالیا تھا۔ یہ بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی گود میں ڈال دیں۔

خاکسار فضل کریم لون
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار السلام
مشرقی افریقہ

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

ریزولیوشن نمبر ۱۵۰ – الف ۷–۱–۶۲

"ہم ممبران تحریک جدید حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے اچانک انتقال پر انتہائی رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی ناگہانی اور المناک وفات ہمارے لئے بہت بڑے صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک بابرکت اور مقدس وجود تھے۔ بلکہ آپ موجودہ زمانے میں اللہ تعالیٰ کے خاص شعائر میں سے تھے اور آپ کی ذات مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات اور رؤیا و کشوف کی مورد تھی۔

وفات کے وقت حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف صدر انجمن احمدیہ میں ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ تقسیم ہند سے پہلے بھی قادیان میں آپ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے۔ ان دنوں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی آپ کے سپرد تھا۔ اس طرح آپ نے اشاعتِ اسلام کے ضمن میں نہ صرف پاک و ہند بلکہ بیرونی ممالک میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اس لحاظ سے وکالت التبشیر تحریک جدید کو آپ سے گہرا تعلق رہا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی بلند شخصیت اور روحانی نیکی نہایت دلکش تھی اور خدمت خلق کا جذبہ جو آپ کے دل میں موجزن تھا۔ اس کی وجہ سے خلقِ خدا کو آپ سے بہت سے فوائد پہنچے۔ آپ کی زیادہ تر توجہ اسی امر کی رہتی کہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو کام مل جائے۔ اور وہ روزگار پر لگ جائیں۔ اس طرح سے آپ کے ذریعہ سے مستقل فیض جاری رہا۔

ہم اس سانحہ عظیمہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہٗ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت بیگم صاحبہ مرزا شریف احمد صاحبؓ اور آپ کے جملہ صاحبزادگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد سے خلوص دل سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت میں اعلیٰ اور بلند ترین جگہ عطا فرمائے اور اپنے خاص قرب سے نواز دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

نگرپاڑا (اڑیسہ)

اخبارات کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر ملی کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم لوگوں کو داغ مفارقت دے کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ خداوند کریم حضرت میاں صاحبؓ کو فردوس بریں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد بالخصوص حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حرم محترم حضرت میاں صاحبؓ اور آپ کے پسماندگان بشمول صاحبزادگان کو خدا تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ اور اپنے اہل و عیال نیز علاقہ کے احمدیہ جماعتوں کے احباب کی طرف سے تعزیت پیش کرتے ہوئے اس عظیم غم میں شریک ہے خدا تعالیٰ فضل کرے

سید فضل عمر کشکی عفا اللہ عنہ
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
نگرپاڑا اڑیسہ

جماعت احمدیہ ہبلی

جماعت احمدیہ ہبلی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناگہانی وفات اور جدائی پر اپنے دلی انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرحوم کی ذات گرامی عظیم برکات کی حامل تھی آپ کا عظیم وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی بابرکت اور بنیاد کا ایک اہم حصہ تھا۔

جماعت احمدیہ ہبلی اس سانحہ عظیمہ پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی جملہ برکات کو ہم میں جاری رکھے اور حضرت ممدوح کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

جماعت احمدیہ ہبلی ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور آپ کی اولاد سے باادب اظہار تعزیت کرتی ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو صبر کی توفیق بخشے اور جماعت کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار ایچ۔ ایم منڈاسگر
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی

سانڈھن

حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سن کر دوستوں میں غم کی لہر دوڑ گئی بعد نماز جمعہ میاں صاحب مرحوم و مغفور کا نماز جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان و نیز پسماندگان میاں صاحب مرحوم و مغفور کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ اور میاں صاحب کو بلند درجات عطا فرمادے آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ سانڈھن میاں صاحبؓ کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہے۔

خاکسار کریم الدین خاں
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سانڈھن (یوپی)

نیوکاپٹیل (اڑیسہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک وفات کی اچانک خبر سے نہایت ہی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام افراد خاندان کو اس عظیم صدمہ کے برداشت اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ ہمارے آقا حضور کو بخشے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت قمر الانبیاء اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد اور بزرگ ہستیوں کو تادیر با صحت سلامت رکھے آمین۔ اس قومی غم میں ہم سب افراد جماعت ان سب کے غم میں شریک ہیں۔

احقر منظور احمد احمدی نیوکاپٹیل اڑیسہ

وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(پہلی قسط کیلئے ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۱/۱۱/۶۲)

(۲)

از مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کنڈ پورہ کشمیر

چک ایمرچ کے جلسہ سے فارغ ہو کر تبلیغی وفد مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو براستہ کاٹھ پورہ باڑی پورہ کے لئے روانہ ہوا۔ کاٹھ پورہ میں جماعت احمدیہ باڑی پورہ کے سیکرٹری مال مکرم غلام محمد صاحب لون قیام پذیر ہیں۔ وفد کے کاٹھ پورہ پہنچنے پر انہوں نے ناشتہ پیش کیا ناشتہ سے فراغت کے بعد اراکین وفد نے بعض احمدی احباب سے ملاقات کی جن کے متعلق یہ علم ہوا کہ وہ چندوں وغیرہ میں سست ہو چکے ہیں۔ انہیں نماز باجماعت کی برکات اور چندوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ وہاں سے فارغ ہو کر قریب ۱۲ بجے دوپہر وفد باڑی پورہ پہنچا۔ وفد کے قیام کا انتظام مکرم میر غلام محمد صاحب پاداونشل امیر صوبہ کشمیر کے دولت کدہ پر تھا۔ آپ اور آپ کے بھائیوں اور دیگر احباب جماعت نے نہایت ہی محبت کے جذبات کے ساتھ وفد کا استقبال کیا اور ان کی مہمان نوازی کا کما حقہٗ حق ادا فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

باڑی پورہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو قریب اڑھائی بجے بعد دوپہر مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر صوبہ جموں کی زیر صدارت باڑی پورہ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مسجد احمدیہ کے سامنے کھلے میدان میں منعقد کیا گیا۔

خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم بابو محمد یوسف صاحب نے برکاتِ خلافت پر خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

صاحب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں تبلیغی جلسہ کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ جن میں توحید باری تعالیٰ کی اہمیت اور بدعات سے بچنے کی تلقین کی گئی۔

افتتاحی صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سرینگر نے تقریر فرمائی۔ آپ نے واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی کی تشریح کی اور بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کا نعرہ کس طرح اس وادی میں اس وقت بلند کیا جبکہ دنیا کے لوگ سرچشمۂ توحید سے بے بہرہ تھے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی آمد کا مقصد وحید توحید کا قیام تھا۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان کے بہت سے رشیوں اور منیوں کے نام ان انبیاء کرام سے ملتے ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔ جس طرح کہ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ علیہما السلام اور یہ بھی ثبوت ملتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اسی سرزمین ہندوستان میں ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ اور انبیائے کرام جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور خدا تعالیٰ کے وہ رشی اور منی جو ہندوستان میں ہوئے ہیں ایک ہی وجود ہوں۔ اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہم اپنے منبع کے لحاظ سے ایک ہی ہیں اس لئے ہم سب کو باہم پریم اور محبت کے ساتھ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم جناب مولانا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے اپنی فاضلانہ تقریر شروع کی۔ آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت نہایت ہی اچھوتے انداز سے پیش کی۔ آپ نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تعلق بھوشیہ پران اور اتھروید کی پیشگوئیوں کو بیان کیا اور بتایا کہ ان کتابوں میں جو علامات اس مہارشی کی بیان کی گئی ہیں وہ سب کی سب حضرت رسول پاک پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اور حد یہ ہے کہ بھوشیہ پران نے اس مہارشی کا نام بھی محمد بتایا ہے۔ ان پیشگوئیوں کے بیان کرنے کے بعد آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور آپ کی تعلیم پر مفصل روشنی ڈالی۔ امتِ محمدیہ کی خرابی کے متعلق فاضل مقرر نے احادیث صحیحہ سے روشنی ڈالی اور دیگر مذہبی کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ جملہ کتب میں بتائی ہیں کہ ایک تاریک زمانہ بھی آنے والا ہے اور اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے جملہ کتب ایک عظیم الشان انسان کی آمد کی خبر دیتی ہیں۔

آپ نے بتایا کہ ان پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کا نجات دہندہ قادیان کی مقدس سرزمین میں ظاہر ہو چکا ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارہائے نمایاں پر بڑی شرح اور بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ بدامنی کے موجودہ پرخطر دور میں حضرت مسیح پاک نے امن کے قیام کے لئے اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو کوششیں فرمائی ہیں ان کا مفصل ذکر کیا۔

آپ کی یہ تقریر قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی سامعین پر وجد کی حالت طاری تھی۔ اور جب آپ نے ویدوں کے منتر اور گیتا کے شلوک پڑھتے اور سیدنا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بطور برہان کے پیش فرماتے تو حاضرین عش عش کر اٹھتے۔

اس جلسہ میں حاضری بہت اچھی تھی غیر مسلم اور غیر احمدی بھی شریک جلسہ تھے۔ اتفاق سے اسی روز باڑی پورہ میں یوتھ کانفرنس کا جلسہ بھی تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے بہت سے دوست جمع تھے۔ یوتھ کانفرنس کے جلسہ سے فارغ ہو کر اکثر احباب ہمارے جلسہ میں شریک ہوئے۔ نیز چک ایمرچ۔ اکثر احمدی دوست شریک جلسہ ہوئے۔ محترم راجہ غلام محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ باوجود علالت طبع کے باڑی پورہ کے جلسہ میں آخر تک شریک رہے۔

مولانا موصوف کی تقریر کے بعد ایک ذی علم دوست نے صاحب صدر کی اجازت سے چند منٹ تقریر کی جس میں مولانا کی تقریر کو بے حد سراہا۔ انہوں نے ایک سوال بھی مولانا کے سامنے پیش کیا جس کا نہایت ہی مدلل جواب مولانا نے دیا۔

بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھ کر احباب جلسہ گاہ سے رخصت ہوئے۔

مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو مانڈ وجن جانے کا پروگرام تھا اسلئے صبح نو بجے وفد باڑی پورہ سے روانہ ہوا۔ باڑی پورہ سے تھوڑے سے ہی فاصلے پر سوگام ایک مقام ہے جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے وہاں کی جماعت نے نہایت ہی محبت سے دوپہر کا کھانا پیش کیا کھانے سے فراغت کے بعد انفرادی رنگ میں وہاں تبلیغ بھی کی گئی۔ بعد ازاں وفد کولگام پہنچا۔ کولگام میں بس کے ملنے میں کچھ دیر تھی۔ اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراکین وفد نے قصبہ کے معزز احباب سے ملاقات کی اور انہیں پیغامِ احمدیت پہنچایا۔

وہاں کے کئی ایک غیر احمدی احباب یہ کہتے سنے گئے کہ تبلیغ کا جو جذبہ جماعت احمدیہ کے اندر پایا جاتا ہے وہ کسی اور جماعت میں نہیں ملتا۔

۴ بجے کے قریب تبلیغی وفد بذریعہ بس مانڈوجن کے لئے روانہ ہو گیا۔ (باقی)

رسالہ تشحیذ الاذہان کا رعایتی چندہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی سرپرستی میں اطفال کی تربیت اور ان میں علمی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کے نام سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت جاری کیا گیا ہے۔ تمام احباب کو اپنے بچوں کی بہبودی اور تعلیم و تربیت کے لئے یہ رسالہ خریدنا اور بچوں کو پڑھانا چاہیئے۔

ایک مخیر دوست نے اس رسالہ کی خریداری بڑھانے اور اطفال میں علمی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے کچھ پرچے رعایتی قیمت پر دیئے جانے کے لئے [illegible] رسالہ کو امداد عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے مال، عمر اور اولاد میں برکت دے۔ آمین۔

رسالہ کا سالانہ چندہ مبلغ پانچ روپے ہے۔ لیکن جو احباب اپنے بچوں [illegible] سے مبلغ تین روپے رعایتی چندہ ادا کر کے رسالہ حاصل کرنا چاہیں گے [illegible] پر یہ رسالہ ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ اس سے [illegible] احباب جلد از جلد خریدار بننے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

مقررہ تعداد پوری ہونے کے بعد یہ رعایت ختم کر دی جائے گی

قریشی عطاء الرحمٰن دار المسیح قادیان

منقولات

اسلام اور روسی ملحدین

عنوان بالا اور دیگر ضمنی عنوانات کے ماتحت روزنامہ الجمعیۃ دہلی کے سنڈے ایڈیشن میں بہت سے حقائق سے پردہ اٹھایا ہے۔ ان کے متعلق ہمارا مختصر نوٹ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ کیا جائے (ادارہ بدر)

روس کے جن علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کی مہم تیز کر دی گئی ہے۔ داغستان کی ایک حالیہ کانفرنس میں روسی ملحدین نے سفارش کی ہے کہ حکومت اسلام کا زور توڑنے کے لئے سائنٹفک طریقے استعمال کرے اور روسی مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اپنی پوری طاقت صرف کر دے۔ اس کانفرنس کی رپورٹ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ مسلمانوں پر زیادہ کارگر ثابت نہیں ہوا۔ اور ابھی گنجائش ہے کہ کمیونسٹ پارٹی خود اپنے اس پروگرام پر نظر ثانی کرے اور اس مہم کو زیادہ کامیاب بنائے۔ گو روسی ملحدین کو اس بات کا احساس ہے کہ روس میں اسلام نے ہنوز شکست نہیں کھائی اور مسلمانوں پر الحادی پروپیگنڈہ زیادہ کارگر ثابت نہیں ہوا۔

روس اور مسلم ممالک

روس کی کمیونسٹ پارٹی اسلام کی مخالفت کو اپنے پروگرام کا جزو بنا چکی ہے۔ اس مقصد کے لئے روس میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، سینما، اسکول، کلچرل شو، لیکچر اور کانفرنسیں سب ہی اسلام کے خلاف وقف کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس کام پر وہ لوگ مامور کئے گئے ہیں جو نفسیاتی پروپیگنڈے کے ماہر سمجھے جاتے ہیں اگر روسی ملحدین سرکاری سطح پر اسلام کے خلاف محاذ بنا سکتے ہیں تو کیا مسلم ممالک میں سے کوئی ملک کمیونزم کے خلاف محاذ نہیں بنا سکتا؟ مسلم ممالک کو آج تک یہ توفیق نصیب نہ ہوئی کہ وہ روسی مفوات کا جواب ہی دیتے۔ اسلام کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے اس کی دعوت کو فراموش کر دیا ہے۔ قرآن کی ایک ایک سطر مسلمانوں کو اقدام کے لئے ابھارتی ہے۔ کیونکہ اسلام کی دعوت میں دفاع کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام کا تبشیری مذہب ہونا خود ایک بہت بڑا اقدام ہے اور اسی اقدام میں اسلام کی زندگی ہے۔

اقدام یا دفاع

آج دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی عالمی دعوت کو فراموش کر دیا ہے روسی ملحدین کو اسلام کے خلاف محاذ قائم کرنے کی جرأت اس لئے ہوئی کہ بیشتر امت اسلام کا فریضہ ترک کر دیا گیا۔ جب کوئی گروہ اقدامی فریضہ ترک کر دیتا ہے تو اس کے خلاف دوسروں کی طرف سے اقدام ہونے لگتا ہے اور اسے مجبوراً دفاعی پوزیشن اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اگر اسلام بھی ابتدا ہی سے اس پوزیشن کو اختیار کر لیتا تو اس کی کرنوں سے دنیا کے گوشے گوشے منور نہ ہوتے۔ حیرت ہے کہ روس کو اسلام کے مقابلہ پر اقدام کی جرأت ہوا اور مسلمانوں کو جو اقدام ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں اس فریضہ کو ترک کرنا پڑے۔ اسلام کی زندگی اقدام ہی ہے۔ اس کا تبلیغی مذہب ہونا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا میں اقدام کے لئے آیا ہے دفاع کے لئے نہیں آیا۔ دفاع مشکلات کا عارضی حل ہو سکتا ہے مستقل اور دوامی حل نہیں ہو سکتا۔

روس کے حربے

روس میں اسلام کی مخالفت کے لئے ہر قسم کا حربہ استعمال کیا جا رہا ہے اگرچہ وہاں کے مسلمان ان حربوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ لیکن باہر کے مسلمان نہ صرف جواب دے سکتے ہیں بلکہ اپنے اقدام سے روس کے اقدام کو ناکام بھی بنا سکتے ہیں۔ قاہرہ کا ریڈیو جو اپنے حریف عرب ممالک کے خلاف آگ برسانے میں مشہور ہے وہ اگر چاہے تو اس کا رخ روس کی طرف پھیر کر اقدام کا نہیں دفاع کا فریضہ تو انجام دے سکتا ہے۔ جامعہ ازہر کے وہ مشنری کہاں ہیں جو افریقہ کے تاریک گوشوں میں اسلام کی روشنی پہونچانے کے لئے بڑے بیتاب ہیں۔ مکہ ریڈیو بھی روسی ملحدین کے بارے میں خاموش ہے۔ شاہ سعود کی اسلام پسندی یہاں آکر سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو جاتی ہے روس کی راہ میں کوئی سیاسی مصلحت مائل نہیں ہوتی۔ مگر مسلمانوں کی سیاست یہاں آکر اپنی غیرت کھو دیتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آزاد مسلم ممالک اپنی اسلامی حیثیت پر نظر ثانی کریں اور اسلام کے بارے میں اقدام اور ہجوم کے لئے تیار ہوں۔ اگر اسلام ہی ان کے لئے قابل شرم بن گیا تو وہ مسلمان ہونے کی زحمت کیوں گوارا کریں؟

انگریزی کی اہمیت

اب پاکستان کے عربی مدارس میں انگریزی ریاضی، سماجی علوم اور عملی سائنس کا نصاب بھی داخل درس کیا جائے گا۔ ہمارے خیال میں انگریزی کا زبان پر عبور حاصل کرنا ہمارے علماء کے لئے ازبس ضروری ہے۔ انگریزی نہ جاننے سے وہ بین الاقوامی رجحانات کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے اور نہ صحیح معنی میں تبلیغ کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ باہر کے ملکوں میں خصوصاً افریقہ میں مسلمان مبلغوں کی شدید ضرورت ہے۔ لیکن وہاں کے لوگ ہندوستان اور پاکستان کے علماء سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پھر علماء کو یہ پتہ ہی نہیں کہ آج اسلام کے حریف کن ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور سائنسی دور میں اسلام پر اعتراضات کی نوعیت کیا ہے۔ انہیں جدید لٹریچر کے مطالعہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ مغربی ممالک میں آج بھی اسلام کو نشانہ بنایا جاتا ہے مگر ان کے حملوں کا رخ بالکل بدل گیا ہے اور اس نئی تبدیلی سے وہی شخص واقف ہو سکتا ہے جس نے انگریزی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہو۔ اس لئے ہمارے خیال میں عربی مدارس کے نصاب کو جدید رنگ میں ڈھالنے کے ساتھ انگریزی کی تعلیم بہت ضروری ہے کیونکہ موجودہ دور میں انگریزی کے بغیر اسلام کو ساتھ لے کر چلنا علماء کے لئے بہت مشکل ہے (الجمعیۃ دہلی ۳۰ ء)

احمدیہ مسجد پونچھ میں عام مسلمانوں کو دعوت چائے

(ذاکر)

ایک غلط فہمی کا ازالہ!

جس بگڑی کا بابا آدم ہی نرالا ہو وہاں نزدیک سے بھی دور کی ہی سوجھتی ہے۔ پچھلے دنوں جب جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم مولانا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل تبلیغی دورہ پر پونچھ تشریف لائے تو ان کی پہلی تقریر مسجد احمدیہ پونچھ کے جلسہ عام میں ہوئی جس میں موصوف نے قرآن وحدیث کے علاوہ وید مقدس اور گرنتھ صاحب کی روشنی میں اتحاد بین الاقوامی کے سنہری اصول ثابت کر کے اسلامی تعلیم کی بمقابلہ دیگر تعلیمات کے فوقیت ظاہر کی اور اسی تعلق میں حضرت کرشن و حضرت رامچندر علیہما السلام کو اپنے اپنے زمانہ کے نبیوں سے مشابہت دی۔ مقرر موصوف کی پُر معارف اور وسعت معلومات سے پُر جستہ تقریر کو سامعین نے نہایت پسند کیا۔ جس کا ادنیٰ نتیجہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کی کوششوں سے ہی مولانا صاحب کی مختلف مقامات پر اور بھی تین تقریریں ہوئیں۔ جس میں گوردوارہ سنگھ سبھا اور گوردوارہ سنگھ سبھا کی تقریریں بھی شامل ہیں۔ جہاں کہ آپ کی سنسکرت سے واقفیت کی داد دی گئی۔ مگر بعض پیشہ ور ملاؤں نے مولوی صاحب موصوف کی سحر بیانی اور پُر از معارف بیانات کے نیک تاثرات محسوس کر کے اپنے مخصوص مفاد کو قائم رکھتے ہوئے مکرمی مولانا بشیر احمد صاحب کی تقاریر پر سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرنا چاہا کہ احمدی مولوی نے کرشن اور رامچند کو نبی کہہ کر رسول حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی توہین کی ہے۔ اور اس قسم کا پروپیگنڈہ کر کے عوام میں ہمارے خلاف نفرت پیدا کرنے کی ناروا سعی کی۔ چنانچہ اکثر غیر احمدی دوستوں نے خاکسار سے اس بارہ میں شکوہ بھی کیا۔ بلکہ عبدالباقی صاحب نے اسی فتنہ کو مزید ہوا دینے کی نیت سے بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع کر کے اپنے معتقدین کو خوش کرنے اور اس طرح سے اپنی کھوئی ہوئی عزت کو پھر سے واپس لانے کی ہوس میں اور کئی قسم کے بے بنیاد الزامات لگانے شروع کئے۔

چنانچہ اس بڑھتی ہوئی منافرت کے مقابل پر جماعت احمدیہ نے جملہ معززین شہر کو اتوار کے دن مسجد احمدیہ میں چائے کی دعوت پر مدعو کیا اور مولوی باقی صاحب کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جملہ معززین درؤسائے شہر جو کہ ۵۰ کے قریب تھے کے سامنے خاکسار نے جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا حضرت نبی اکرم صلعم سے حقیقی عشق اور خدمت اسلام کی حقیقی تڑپ پر روشنی ڈالنے کے بعد زیر بحث مسئلہ یعنی حضرت کرشن علیہ السلام کا نبی ہونا بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا۔ اور اس ضمن میں قرآن پاک کی آیات ولقد بعثنا نیز وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کو پیش کر کے نبی اکرم صلعم کی حدیث کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت جو کہ تفسیر مدرک میں مذکور ہے جیسی زیر آیت ومنہم من لم نقصص علیک (المؤمن) لکھا ہے۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ تعالیٰ بعث نبیا اسود فھو ممن لم تکن قصتہ فی القرآن۔ یعنی حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کالے رنگ کے نبی کو مبعوث فرمایا تھا وہ ان نبیوں میں سے ہے جن کا ذکر قرآن میں نام لے کر نہیں آیا۔ گویہ حدیث ویسی کی حدیث کی صرف مؤید ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں اور حضرت مجدد الف ثانی کی منقولات اس ضمن میں پڑھ کر سنائیں جنہیں کرشن جی کو نبی کا خطاب دیا ہے اور اس کے نتیجہ میں ثابت کیا کہ حضرت کرشن علیہ السلام کا نبی ہونا اسلام میں مسلمانوں کا دائمی اعتقاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بزرگان سلسلہ کو اس عقیدہ کو شہرت دے کر نوع انسانی کو اس حصہ (باقی صفحہ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ستر ویں سالانہ جلسے کے موقعہ پر

خواتین کا اجلاس

منعقدہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۱ء

رپورٹ جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سال ۱۹۶۱ء منعقدہ مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۱ء بمقام قادیان دارالامان پروگرام کے مطابق خواتین کا جلسہ سالانہ جلسہ کے ایام کے درمیان۔ بروز مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو ہونا تھا۔ لیکن موسم کی خرابی بارش اور جگہ کی قلت کے باعث اس روز پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ اور جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام پر اگلے روز مورخہ ۱۹ر دسمبر کو جبکہ دھوپ نکلی اور مطلع صاف تھا نصرت گرلز سکول کے صحن میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ ٹھیک ۹ بجے زیر صدارت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ عزیزہ فیروزہ بیگم نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ عزیزہ امۃ القیوم ملکانہ نے نظم پڑھی پہلی تقریر محترمہ استانی خورشید بیگم صاحبہ کی تھی۔ آپکی تقریر کا موضوع "ہمارا مذہب" تھا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ایک زندہ اور مکمل مذہب ہے۔ اور یہی انسانی فطرتی تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ آپ نے پانچ ارکان اسلام کی فلاسفی اور حکمت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ اس وقت اسلام ہی ایک ایسا راستہ بتاتا ہے جس پر چل کر انسان اپنی زندگی کے حقیقی مقصد یعنی مقام عبودیت کو حاصل کر سکتا ہے۔ دوسری تقریر عزیزہ قدسیہ بیگم کی تھی۔ عزیزہ کی تقریر کا عنوان "آنحضرت صلعم کی زندگی ایک کامل نمونہ ہے" تھا۔ عزیزہ نے بتایا کہ حضور کی زندگی میں ایک بچہ یتیم، جوان باپ جرنیل اور بادشاہ سبھی قسم کے اوصاف اپنی مکمل صورت میں ہمیں مل سکتے ہیں۔ اور حضور کی زندگی کو اگر ہم اپنی زندگیوں میں اخذ کریں تو ہم خدا تعالیٰ کے حقیقی معنوں میں فرمانبردار اور کامیاب انسان بن سکتے ہیں۔ اور یہی غرض آنحضرت صلعم کی بعثت کی غرض ہے۔ عزیزہ نے حضور کی زندگی سے چیدہ چیدہ واقعات سنا کر تقریر کو دلچسپ اور موثر بنایا۔ ازاں بعد محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر مقصود احمد صاحب عاطف نے نظم پڑھی۔ تیسری تقریر استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہزارہا پیشگوئیوں میں سے چند ایک کا ذکر کیا۔ اور ان سے حضور کی صداقت اور حضور کے روحانی مقام پر استدلال کیا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے خاص طور پر قادیان کی مستقبل میں ترقی سے متعلق حضور کی پیشگوئی کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ قادیان ایک معمولی قصبہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اس کی ترقی کے سامان کر دیئے۔ اگر ۵۰ سال قبل سے آج کا مقابلہ کیا جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ قادیان پہلے سے سینکڑوں گنا ترقی کر چکا ہے۔ اور قادیان گو اب بھی آبادی کے لحاظ سے ایک معمولی قصبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر اپنے روحانی مقام کے باعث دنیا کے بڑے بڑے شہروں کے مقابل پر اس وقت بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں زمین کے کناروں تک شہرت دوں گا۔ سو حضور کے نام کی شہرت کے ساتھ ساتھ قادیان بھی زمین کے کناروں تک شہرت پاگیا۔ حضور کی قادیان سے ترقی سے متعلق ابھی کئی اور پیشگوئیاں پوری ہونے والی ہیں۔ جن میں قادیان کی بحیثیت شہر ترقی کا ذکر وضاحت سے موجود ہے۔

دوسری پیشگوئی حضور کی جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضور نے فرمایا کہ روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور تیسری پیشگوئی جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ہے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو آئندہ وقتوں میں پوری ہو کر مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان اور سعید روحوں کی صداقت کے قبول کرنے کا ذریعہ ہونگی۔

چوتھی تقریر محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی پردہ کی ضرورت اور حکمت پر ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ اور آپ نے بتایا کہ پردہ ہماری سماج اور سوسائٹی کے لئے ایک بڑی رحمت ہے۔ اور اگر اس پر حکمت حکم پر پورے طور پر عمل کیا جائے تو معاشرہ کی بہت سی خرابیاں جن سے ہم وقت ... سخت تنگ آچکا ہے خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ پردہ ہماری زندگی کے روزمرہ مصروفیات میں ہرگز حائل نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مرد عورت کی عملی زندگی کی حدود کی نشاندہی ہو کر ایک پر امن اور بااخلاق ماحول پیدا ہو جاتا ہے جس کی آج زمانہ کو بڑی ضرورت ہے

پانچویں تقریر محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ہر مذہب اور ہر قوم میں ایک موعود کے آنے کی پیشگوئی ملتی ہے۔ ہر مذہب کے پیرو اس کی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ آخری زمانہ میں جب کہ دنیا میں برائی بڑھ جائے گی۔ ایک اوتار جنم لے گا۔ بعض کا خیال ہے کہ آسمان سے اُترے گا اور دنیا کی برائیوں کا ناش کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حکومت کو پھر سے دنیا میں قائم کرے گا۔ اگر ان سب پیشگوئیوں کو غور سے دیکھا جائے تو سبھی موعود آسمانی اوتاروں کا زمانہ ایک ہی متعین ہوتا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ایک ہی وقت میں بہت سے اوتار جنم لے کر زمین میں فساد اور خونریزی کا فساد گرم کر دیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جملہ اقوام جس موعود کا انتظار کر رہی ہیں ان کی بیشتر علامات آپس میں ملتی جلتی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ دیتی ہیں کہ جس طرح اس زمانہ میں سائنس کی ترقی سے دنیا ایک شہر کی طرح ہو رہی ہے۔ اسی طرح روحانی رہنمائی کے لئے بھی وہ ایک ہی پیشوا کے جھنڈے تلے جمع ہو کر عالمگیر اتحاد و محبت کی بنیاد پڑے۔ اس طرح روحانی انقلاب برپا ہو کر اللہ تعالیٰ سے انسانوں کا تعلق استوار ہو کر اور سیاسی رو میں کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا جائیں۔ سو حضرت مسیح موعود سب قوموں کیلئے موعود بن کر آئے اور اپنا پیغام سنا کر اپنے وقت پر رخصت ہو گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ حضور کے پیغام کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچائیں۔ اس طرح یہ بابرکت اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

درویش فنڈ

قادیان کو آباد رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں مکین ہو۔ مگر ہندوستانی احمدیوں کی ذمہ داریاں اس جہت سے کہ یہ مقدس مقام ان کے اپنے ملک میں واقع ہے اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے ہندوستانی احمدیوں کا فرض ہے کہ قادیان کو آباد رکھنے والے "درویشان" کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ان کے گذارہ کے لئے اخراجات کا بندوبست کریں۔ تاکہ مالی تنگی اور ذہنی کوفت سے دوچار نہ ہوں۔ آبادی قادیان کے لئے جن اخراجات کو کرنا ناگزیر ہے۔ اور جن کی گنجائش عام بجٹ سے نہیں نکل سکتی وہ

"درویش فنڈ"

کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مد درویش فنڈ کا بجٹ آمد مبلغ سولہ ہزار رکھا گیا ہے۔ اور توقع کی گئی کہ احباب جماعت مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے مرکز کی آواز پر لبیک کہیں گے اور لازمی چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کے علاوہ درویش فنڈ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر متوقع اضافہ آمد کی رقم کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے اور اپنے پیارے امام کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں گے۔ لیکن تاحال اس مد کے وعدے اور رقم توقع سے بہت کم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مخلصین اس اہم تحریک کی طرف پوری توجہ کریں۔ تاکہ دوسری ششماہی میں بجٹ کے مطابق پوری آمد ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

گورکھپور ۱۵ جنوری۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے قومی یکجہتی سیمنار میں تقریر کرتے ہوئے چیتاؤنی دی کہ اگر قومی یکجہتی کا سوال پورے طور پر حل نہ ہوا تو بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ آپ نے کہا ہمیں اتنا بڑا کام درپیش ہے کہ یہ سب کی مشترکہ کوششوں سے ہی پورا ہو سکتا ہے اس کے بغیر نہیں۔ ہم نے ملک میں اقتصادی اور سوشل انقلاب لانے کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس کام کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں قوم پرستی کی حقیقی سپرٹ پیدا کرنی ہوگی۔ آپ نے کہا کہ جب لوگ ہندو راشٹر کا ذکر کرتے ہیں تو یہ قوم پرستی نہیں ہوتی۔ یہ تو مسلم قوم پرستی اور دوسری قوموں کی مجبوری سے مسلم لیگی نورہ کی طرح نیشنلزم کی بالواسطہ مخالفت ہے۔ آپ نے کہا کہ قومی طور پر متحد ہوئے بغیر بھارت کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ گو بھارت کے وجود میں رجحان قومی یکجہتی کی طرف رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود تخریبی انتشار پسند طاقتیں بھی موجود رہی ہیں۔ ذات پات کے امتیاز کا سسٹم لوگوں میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ جب تک یہ سسٹم موجود ہے ملک میں جمہوریت اور سوشلزم نہیں آ سکتا اسے ختم کرنا ہوگا کیونکہ اس نے ملک کو کمزور کیا ہے۔

گورکھپور ۱۵ جنوری۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے دیوریا میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارت نے بین الاقوامی اور داخلی طور پر جو پالیسی اور طریق کار اپنایا ہے وہ اس پر چلتا رہے گا۔ اس پالیسی نے دنیا میں بھارت کے وقار میں اضافہ کیا ہے اور اب وہاں اس کے لئے کافی عزت اور احترام کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

پٹنہ ۱۵ جنوری۔ برما کے وزیراعظم اُو نو نے راجگڑھ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ بدی کی فتح ہوگی۔ اور بنی نوع انسان ختم ہو جائے گا۔ یہ وزیراعظم عالمی میلہ کا افتتاح کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ آج ہم اعصابی جنگ کے درمیان رہ رہے ہیں۔ ہائیڈروجن بموں کا خطرہ درپیش ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا تباہ ہو جائے گی۔ لیکن میں اپنے گرد و پیش ہنستے ہوئے چہرے دیکھ کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ بدی کی فتح نہیں ہوگی۔

کولمبو ۱۵ جنوری۔ اپیلوں کی سماعت کرنے والی لنکا کی اعلیٰ ترین عدالت نے لنکا کے سابق وزیراعظم مسٹر بنڈارانائیکے کے قتل کے الزام میں ملزم سوما راما تھیرو کو دی گئی سزائے موت کی تصدیق کر دی ہے۔ دو دیگر ملزموں مسٹر ڈی دھارکیتا تھیرو اور مسٹر ایچ۔ پی جیوردین جنہیں مسٹر بنڈارانائیکے کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں سزائے موت ہوئی تھی کی سزا گھٹا کر سزائے عمر قید کر دی گئی ہے۔

مدراس ۱۵ جنوری۔ آج بھارت نے انگلینڈ کو پانچویں کرکٹ ٹیسٹ میچ میں ۱۲۸ دوڑوں سے شکست دے دی اور اس طرح انگلینڈ کے مقابلہ میں موجودہ سیریز میں فتح حاصل کر لی۔ یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ بھارت نے انگلینڈ کے مقابلہ میں سیریز جیتا۔ دونوں ٹیموں میں پہلے تین کرکٹ ٹیسٹ میچ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گئے۔ مگر بھارت نے چوتھے اور پانچویں کرکٹ ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ کو ہرا دیا۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گوا میں لوگوں کے داخلہ کو قاعدہ بند بنانے کے لئے ۲۲ جنوری سے پرمٹ سسٹم شروع کر دیا جائے گا۔ پرمٹ جاری کرنے کا کام وزارت داخلہ کرے گی

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ یہاں کے سیاسی حلقوں نے بتایا ہے کہ شری اجے گھوش کی مرتیو سے بھارتی کمیونسٹ پارٹی کی صفوں میں انتشار کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ شری گھوش نے پارٹی میں دائیں اور بائیں بازو کے دھڑوں میں اتحاد برقرار رکھا تھا۔ حصولِ آزادی کے بعد سے کمیونسٹ پارٹی کو کئی طرح کے کرائسس کا سامنا کرنا پڑا اور سب سے بڑھ کر انہیں لیڈر شپ کا تھا۔ گزشتہ ۱۲ سالوں کے دوران میں پارٹی نے صرف چار مرتبہ جنرل سکرٹری تبدیل کئے۔

جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر صنعت کی بھرت اور قادیان میں آمد

بھرت مورخہ ۱/۶۲-۷ کو یہاں پر پنڈت موہن لال صاحب مقامی سکول کی دعوت پر اس کی ایک تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر قادیان اور سری ہرگوبندپور کے حلقہ کے بہت سے معززین مدعو تھے۔ جماعت کی طرف سے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (جو بھرت کے علاقہ میں بوجہ وہاں پریکٹس کرنے کے کافی اثر رکھتے ہیں) مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل اس تقریب میں شامل ہوئے۔

الیکشن کے سلسلہ میں مورخہ ۱/۶۲-۱۰ کو جناب پنڈت موہن لال صاحب ملاقات کے لئے احمدیہ محلہ میں آئے اور مکرم ناظر صاحب امور عامہ سے بعض ضروری باتیں کر کے واپس تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار)

نیویارک ۱۵ جنوری۔ اتحادی سبھا کی لابی میں یہ اطلاعات پائی جاتی ہیں کہ پاکستان امریکہ کے محکمہ خارجہ کے مشورہ کے خلاف عمل کرتے ہوئے سیکیورٹی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کرانے کی کوشش کر رہا ہے ان اطلاعات سے پاکستان کے اس تازہ ترین اقدام کی پیچیدگیوں کے بارے میں قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اگرچہ یہ توقع کی جاتی ہے کہ امریکہ پہلے کی طرح پاکستان کو مدد دیگا لیکن یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر امریکہ سیکیورٹی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر دوبارہ بحث پر ناخوش ہے تو سیکیورٹی کونسل میں اپنے دوست ممالک پر زور دے کہ انہیں ایسی کارروائی کرنے روک سکتا ہے جس کے نتیجہ میں ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات مزید خراب ہو جائیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ گوا کے معاملہ پر امریکہ نے جو رویہ اختیار کیا ہے اُس سے ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات کو نقصان پہنچا ہے۔ لابی حلقوں کے بیان کے مطابق صرف امریکہ ہی اس پوزیشن میں ہے کہ وہ پاکستان کے حق میں سلامتی کونسل کے سات ووٹ حاصل کر سکے۔ اگر پاکستان کا رشیا روس کے ویٹو کے اختیار سے ردّ بھی ہو جائے تو بھی پاکستان یہ دعویٰ کر سکے گا کہ اُسے اخلاقی فتح حاصل ہوتی ہے مبصرین نے بیان کیا ہے کہ اگر امریکہ لابی میں غیر سرگرم رہے تو صورت حالات کے دلچسپ امکان نکل سکتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۰)

کی صدق و حقانیت سے مطلع کیا ہے اب جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کرشن علیہ السلام نبی نہیں تھے تو یہ ان کے عدم معلومات اور ان مذہبی کتب روایات سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ اور اس خیال سے وہ قرآن و حدیث کے احکام سے بھی منکر تصور کئے جاتے ہیں۔ خاکسار کی یہ تقریر ۲۰ منٹ تک جاری رہا جو کہ حاضرین نے نہایت ہی پسند کی۔ اور خوشی ظاہر کی کہ آج اس مسئلہ پر اس میٹنگ کے ذریعہ کافی روشنی پڑی ہے۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب گیلانی نے بھی آخری تقریر میں کرشن علیہ السلام کا نبی ہونا تسلیم کر کے کہا کہ قدیم عرب کے لوگ اپنے محاورہ میں نیک و پاک باطن انسان کو نبی ہی کہتے تھے کیونکہ وہ انہیں کرتے تھے اور لیے بیدار کرنے والے کو نبی ہی کہا جاتا ہے پس نبی کے لفظ سے گھبرانا نہیں چاہیئے وغیرہ وغیرہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارا نور بصیرت عطا فرمائے اور صداقت کو پرکھنے اور اسے قبول کرنے کی توفیق دے۔

خاکسار محمد صدیق فانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ